احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 40

منگل 5 اکتوبر 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 5 اکتوبر 2004ء 19 شعبان 1425 ہجری 5 اخاء 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 225

مقدس معمار

جب آنحضور ﷺ نے مدینہ میں مسجد نبوی تعمیر کروائی تو آپؐ بھی صحابہ کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور یہ شعر پڑھتے یہ بوجھ خیبر والا بوجھ نہیں یہ تو ہمارے رب کا اچھا اور پاکیزہ کام ہے اے میرے اللہ حقیقی اجر تو اگلی زندگی کا اجر ہے۔ انصار اور مہاجرین پر اپنا رحم نازل فرما۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ھجرۃ النبیؐ حدیث نمبر 3616)

بیت البرکات برمنگھم کے افتتاح کے موقعہ پر پُرمعارف خطبہ جمعہ

عبادالرحمٰن بن کر نمازوں کی ادائیگی سے بیوت الذکر آباد کریں

تمام احمدی اور عہدیداران نیکیوں کو گھروں سے رائج کرنے کی کوشش کریں اور پاک نمونے دکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 2004ء بمقام بیت البرکات برمنگھم کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اکتوبر 2004ء کو بیت البرکات برمنگھم برطانیہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے بیت الذکر اور جماعت برمنگھم کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے نمازوں اور عبادات کی اہمیت کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر 42 کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا الحمدللہ کہ آج جماعت احمدیہ برطانیہ کی اس بیت الذکر کا جو جماعت احمدیہ برمنگھم نے بہت زیادہ حصہ لے کر تعمیر کی ہے۔ اس کی تکمیل ہونے پر افتتاح ہو رہا ہے۔ اس بیت الذکر اور جماعت برمنگھم کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ 1960ء میں یہاں جماعت قائم ہوئی جو 5 افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں 1980ء میں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا جس کا نام بیت البرکات تجویز ہوا۔ 1993ء میں بیت الذکر کے لئے نئی جگہ کی تلاش شروع ہوئی اور 1994ء میں 200 پونڈ میں یہ جگہ خریدی گئی۔ اس کا کل رقبہ 31 ہزار مربع فٹ ہے اس کی تعمیر میں والنٹیرز نے کام کر کے بہت روپیہ بچایا ہے۔ اس پر کل 16 لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر میں حصہ لینے والے سب افراد اور جنہوں نے مالی قربانی کی، وقت دیا اور جماعتی روایات کو قائم رکھا۔ جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس قربانی کے جذبے سے یہ بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے۔ وہ جذبہ ماند نہیں پڑنا چاہئے۔ ہمیں جو کچھ ملنا ہے اور ملا ہے اللہ کے فضلوں سے ملا ہے۔ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے اور نیکیوں کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو تو تمام کاروبار بند کر کے اللہ کے آگے جھکو اگر بیت الذکر کو نمازیوں سے بھرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں ایسی بیوت الذکر عطا فرمائے گا۔ اور انعامات کی بارش ہوتی رہے گی لیکن نماز باجماعت کے ساتھ اور نیکیاں بجالانا بھی ضروری ہیں۔ ہر احمدی ہر وقت اپنے دل کو ٹٹولتا رہے کہ اس کے دل میں مخفی شرک تو پیدا نہیں ہو رہا۔ اس کی مالی قربانی اس کی عبادتیں اللہ کی رضا کے لئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بیت الذکر میں حاضری کم ہو۔

ہر عہدیدار خواہ وہ جماعتی عہدیدار ہو یا ذیلی تنظیموں کا عہدیدار ہو نیکیوں کو اپنے گھروں سے رائج کرنے کی کوشش کرے۔ وہی قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے نمونے اعلیٰ ہوں جن کے عہدیدار خود مثالیں قائم کرنے والے بنیں۔ پس ہر احمدی کی اور ہر عہدیدار کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کے انعام کی قدر کرتے ہوئے پاک نمونے دکھائے اور عبادتوں کے معیار قائم رکھے۔

حضور انور نے نماز کی اہمیت احادیث نبویہؐ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ کفر اور ایمان میں فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے اور نماز باجماعت پڑھنا 25 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنورتی ہے اور دین بھی سنور جاتا ہے۔ نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ بنیادی ستون ہے ہر احمدی کو اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اپنی نماز کو نفلوں سے سجانے والے بنیں کیونکہ نماز میں جو کمی رہ جاتی ہے وہ نوافل سے پوری ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ ہمیں حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں، ہماری قربانیاں، نیکیوں پر قائم رہنا اور اپنی نسلوں میں رائج کرنا اور ان کو پھیلانے کی تمام کوششیں اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو جائیں تا کہ ہم اللہ کے وعدوں کے مطابق تمکنت حاصل کریں۔ لیکن یہ اس وقت ہوگا جب اللہ کے خوف سے بیوت الذکر کو آباد کرو گے۔ باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دو گے۔ عبادالرحمٰن بنو گے۔ پس ہماری بیوت الذکر اگر اس جذبے سے نمازیوں سے بھری ہوں تو پھر کوئی طاقت ہماری مضبوطی میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کفالت یتامیٰ کا نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام جاری ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی سکیم ہے۔

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

ربوہ میں ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگیں۔ امرود کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیار شدہ پودوں سے پھل حاصل کر کے کسی حد تک اس کمی کو پورا کر سکے گا۔

(الفضل 19 مارچ 1996ء)

اپرنٹس نرسز کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کیلئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک سائنس کے ساتھ 45% مارکس مقرر کیا گیا ہے۔ طلباء اور طالبات کے لئے عمر کی حد 15 سے 20 سال ہے۔ غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی کا ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ سال اول کو مبلغ 750 روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ کامیابی کے بعد سال دوم اور سوم کو مبلغ -/1500 روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ درخواستیں بنام ایڈمنسٹریٹر ہسپتال صدر صاحب محلہ/امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ بمع میٹرک کی سند کی کاپی و شناختی کارڈ/ب فارم کی کاپی مورخہ 14 اکتوبر 2004ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لین دین چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، لکھا کرو

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی تکلیف دور ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو سہولت دے

(قرض اور لین دین کے بارہ میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے ایمان افروز بیان)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 13 راگست 2004ء بمطابق 13 رظہور 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن (یو۔کے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 283 تلاوت کی اور فرمایا ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ آپس کا لین دین کا معاملہ ہے۔ انسان کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ لیکن یہی لین دین جب قرض کی صورت میں ہو تو بے انتہا معاشرتی مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ بھائیوں بھائیوں کی رنجشیں ہو جاتی ہیں، دوستوں کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہو جاتے ہیں اور جب بڑے پیمانے پر کاروباری اداروں اور بنکوں سے قرض لئے جاتے ہیں تو بعض دفعہ سب کچھ لٹنے اور ذلت ورسوائی تک نوبت آ جاتی ہے۔

تو ایک مومن کو، ایسے شخص کو جو خدا تعالیٰ کا عبد کہلانے کا دعویٰ رکھتا ہے، معاشرے کی اس برائی سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور پھر طریق بھی فرما دیا کہ کس طرح لڑائی جھگڑوں اور ذلت ورسوائی کی باتوں سے بچا جا سکتا ہے، (۔) نے قرض دینے والوں کو بھی بتا دیا کہ کس طرح قرض دینے کے بعد واپس لینے کا تقاضا کرنا ہے اور لینے والوں کو بھی بتا دیا کہ تم نے کس طرح حسن ادائیگی کی طرف توجہ دیتے ہوئے معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنا ہے یا اپنا مقام بلند کرنا ہے۔ قرآن کریم نے اتنی گہرائی میں جا کر انسانی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے لین دین جو قرض کی صورت میں ہو اس کا حساب رکھنے کا طریق سکھایا ہے کہ اگر نیت نیک ہو تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ فریقین کو کسی بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) **اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اب یہ دیکھیں کتنا خوبصورت حکم ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بڑا اعتبار ہے، کیا ضرورت ہے لکھنے کی، ہم تو بھائی بھائی کی طرح ہیں۔ لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ بے اعتباری ہے اس طرح سے تو ہمارے اندر دُوری پیدا ہو گی اور ہمارے اندر رنجشیں بڑھیں گی۔** اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہوں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اگر تعلقات خراب ہوتے ہیں اور اگر تعلقات خراب ہوں گے تو تب ہوں گے جب قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کریں گے نہ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے۔ بعض دفعہ یہ لکھتے ہیں یا کہتے ہیں کہ چھوٹی رقم کا لین دین ہے اس کو کیا لکھنا ہمیں تو شرم آتی ہے کہ اتنی چھوٹی سی رقم کے بارے میں لکھیں کہ اتنا قریبی تعلق ہے اور اتنی چھوٹی سی رقم کے لئے تحریر لی جائے۔ یا پھر کوئی چیز استعمال کے لئے لی ہے اس کے بارے میں تحریر لی جائے مثلاً بعض دفعہ بیاہ شادیوں وغیرہ پر بھی ایک دوسرے کی چیزیں استعمال کے لئے لی جاتی ہیں تو وہ بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ وہ بھی لکھ لینی چاہئیں کیونکہ ان میں بھی بعض دفعہ بدظنیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعد کی بدظنیوں سے بچنے کے لئے بہترین طریق ہے کہ چھوٹی سی تحریر بنالی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے کہ لین دین چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ان جھگڑوں سے بچنا ہے تو لکھا کرو۔ جیسا کہ فرمایا (۔) کہ لین دین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مقررہ میعاد پر یعنی جب تک کا معاہدہ ہے وہ بھی لکھو اور معاہدے کی تفصیل بھی لکھو، اور اس سے اکتانا نہیں چاہئے۔ یا اس کو معمولی چیز نہیں سمجھنی چاہئے۔ کیونکہ اکتانے کا مطلب تو یہ ہے کہ شیطان کسی وقت بھی تمہارے اندر بدظنیاں پیدا کر دے گا اور بظاہر جو تم بلند حوصلگی کا مظاہرہ کر رہے ہو یا جو تم نے کیا ہے یہ تمہیں ایک وقت میں ایسے مقام پر لا کر کھڑا کر دے گا کہ بلند حوصلگی تو ایک طرف رہی تم ادنیٰ اخلاق کا بھی مظاہرہ نہیں کر رہے ہو گے۔ اور اس طرح عموماً ہوتا ہے، عموماً یہ باتیں ہوتی ہیں۔ یعنی تصور میں باتیں نہیں میں کر رہا ایسے معاملات آتے ہیں اور کئی جگہ ایسے لین دین میں، ایسے معاملوں میں کئی لوگوں کے قضا میں، امور عامہ میں، جماعت میں یا ملکی عدالتوں میں کیس چلتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ وہی جو ایک وقت میں ہم پیالہ ہم نوالہ ہوتے تھے۔ اکٹھے بیٹھتے تھے، اکٹھے کھاتے تھے، پیتے تھے، بڑی پکی دوستیاں ہوتی تھیں، ایک دوسرے کے جانی دشمن ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں بھی تلاش کرنی پڑیں تو تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کرنے کے نتیجے میں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنی مخلوق کا علم ہے کہ کس قسم کے ذہن ہیں ایسے لین دین کی تحریر لکھنے کا طریق بھی بتا دیا کہ کس طرح لکھی جائے اور کون لکھوائے۔ تو تحریر لکھوانے کی ذمہ داری قرض لینے والے پر ڈال دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ (۔) یعنی وہ لکھوائے جس کے ذمے دوسرے کا حق ہے۔ اور لکھوانے والا، اللہ، اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ یعنی جس نے قرض لیا ہے وہ لکھوائے۔ اس کی وجہ مثلاً ایک تو یہ ہے کہ جس کے ذمے قرض ہے وہ خود ہی وضاحت کرے کہ اتنا قرض میں نے لیا ہے اور اس قرض کی جو رسید بنے اس میں واپسی کی شرائط بھی اس طرح ہی لکھی جائیں جس طرح قرض لینے والے نے کہی ہیں مثلاً اگر قسطیں ہیں تو لکھا جائے کہ اتنی قسطیں ہیں۔ عرصہ معین ہے تو لکھا جائے کہ اتنا عرصہ ہے وغیرہ۔ تاکہ قرض لینے والا یہ نہ کہے کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے۔ اور زبردستی یا دھوکے سے بعض الفاظ گھما پھرا کر معاہدے میں ایسے لکھ دیئے گئے ہیں جو مجھ پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ تو اس سے بچنے کے لئے کہا کہ قرض لینے والا خود ہی الفاظ بنالے اور یہ بات بھی صرف آپ کو (۔) معاشرے میں ہی نظر آئے گی، (۔) کی تعلیم میں

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہی نظر آئے گی پھر قرض دینے والے کو ثواب کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ قرض دیتے وقت سہولت والی شرطیں منظور کرلے تو اس کو ثواب ملے گا۔ آجکل دنیا میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ قرض دینے والا، اپنی شرطیں ڈکٹیٹ کرا رہا ہوتا ہے۔ (۔) کی تعلیم میں قرض لینے والا اپنی شرائط پہ قرض لے رہا ہے۔ اور قرض دینے والے کو یہ حکم ہے کہ تم شرائط مان لو تم کو اس کا بڑا اجر ملے گا۔ (آگے اس بارے میں کچھ حدیثوں کا ذکر کروں گا)۔

پھر یہ کہ قرض لینے والا جب اپنی شرائط پر قرض لے لے گا تو پھر پابند بھی ہوگا کہ ان کو پورا کرے۔ اس کو پھر یہ شکوہ نہیں ہوگا اور نہ ہونا چاہئے کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے۔ پھر قرض خواہ کے خلاف کسی قسم کی شکایت نہیں ہوگی۔ تو یہ (۔) معاشرے کی خوبصورتی ہے کہ ضرورت مند کے لئے ضرورت مہیا کرنے کے ضرورت باہم پہنچانے کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ پھر یہ کہ اگر دونوں کو لکھنا نہ آتا ہو تو اپنے واقفوں میں سے اپنے قریبیوں میں سے اپنے عزیزوں میں سے کسی کو تلاش کرلو جو لکھنا جانتا ہو تو اس سے تحریر لکھواؤ۔ اور اس بات کو اتنی اہمیت دی ہے کہ لکھنے والے کو بھی کہہ دیا کہ ایک تو انصاف سے لکھو انصاف سے تحریر بناؤ، کسی کی قرابت داری یا عزیزداری تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تحریر میں کسی فریق کی ناجائز حمایت کر دو اور پھر یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو علم دیا ہے یعنی لکھنا سکھایا ہے تو وہ تمہیں اس بات کا بھی حکم دیتا ہے کہ جب بھی کسی تحریر لکھوانے کا معاملہ تمہارے پاس آئے تو تم نے انکار نہیں کرنا۔ سارے معاشرے کو اکٹھا جوڑ دیا ہے۔ پھر یہ بھی کہ جس نے قرض لیا ہے اس بات کی طاقت نہیں رکھتا اتنا پڑھا لکھا نہیں یا ذہنی طور پر کم ہے تو اس کی کم علمی یا بیوقوفی سے فائدہ اٹھا کر کوئی قرض دینے والا اس کو نقصان نہ پہنچا دے۔ اس لئے کہ اس کا کوئی قریبی عزیز یا ولی اس کی طرف سے تحریر لکھوائے۔ یا بعض دفعہ بعض نابالغ ایسے ہوتے ہیں جن کی جائیداد ہوتی ہے ان سے بھی بعض لوگ قرض لے لیتے ہیں۔ اس طرح بھی بعض دفعہ ہوتا ہے کہ کسی کو قرض کی تھوڑی سی رقم دے کر، بے وقوف بنا کر، اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس سے کئی گنا سود منافع کا نام دے کر لے لیتے ہیں اس سے بھی بچانا فرض ہے۔ پھر اتنی احتیاط کی گئی ہے کہ کوئی وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب کسی قسم کی بدظنیاں پیدا ہوجائیں ہر کوئی اپنے مطلب کی بات کرنے لگ جائے اور جھگڑے اور رنجشیں پیدا ہونی شروع ہوجائیں تو اس سے بچنے کے لئے فرمایا کہ جب یہ تحریر مکمل ہوجائے تو اس پر گواہوں سے گواہی بھی ڈلوالو جیسا کہ فرماتا ہے (۔) یعنی اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہراؤ۔ اور پھر آگے فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں تو دو عورتیں، ایک مرد کی جگہ دو عورتیں گواہی ڈال سکتی ہیں۔ دو کی شرط اس لئے رکھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اس کو یاد کروا دے۔ تو یہاں ایک اور بھی مسئلہ حل ہوگیا کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ تو دیکھیں کتنی تاکید کی گئی ہے اس طرح پورا طریق کار بتا دیا گیا ہے۔ اور پھر اسی آیت میں دو دفعہ فرمایا کہ اگر تم اس طریق کار پر عمل کرنے والے نہیں تو پھر تم تقویٰ سے بھی دور جانے والے ہوگے۔ اور یہ تقویٰ کی تلقین فریقین کو بھی کی، لکھنے والے کو بھی کی اور گواہوں کو بھی کی۔ اور آخر پر یہ بھی فرما دیا کہ شاید کسی طرح ایک دوسرے کو دھوکہ دے سکو یا حقوق دبا لو یا احسن طریق پر ادا نہ کرو، کسی طرح گواہوں پر پریشر ڈال کر دباؤ ڈال کر جس طرح آجکل اکثر ہوتا ہے اپنے مطلب کی بات کہلوا لو تو یاد رکھو کہ لوگوں کو تو شاید دھوکہ دے لو لیکن اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے اسے علم ہے اصل لین دین کن شرائط پر ہوا تھا اس کے علم میں ہے اصل تحریر کیا تھی، اگر تحریر میں کوئی ردوبدل کرو گے تو وہ تمہیں ضرور پکڑے گا۔ یا گواہوں پر دباؤ ڈالو گے تو تمہیں اس کی بھی سزا ملے گی کیونکہ یہ بھی گناہ ہے۔

اس لئے ہر ایک کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے وہ کاروباری لین دین ہو یا ذاتی لین دین سوائے نقد لین دین کے کہ وہاں اجازت ہے اس کے علاوہ جس قسم کا بھی اور جب بھی کوئی ایسا لین دین ہو جس میں کچھ وقفہ پڑتا ہو، جہاں بھی ادھار یا قرض کی صورت بنے تو ایک تحریر ہونی چاہئے۔ آجکل بہت سے کاروبار زبانی باتوں پر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر ادھار بھی چل رہے ہوتے ہیں۔ اور اکثر اس طرح ہوتا ہے کہ جو پارٹی شریف ہوتی ہے جس کے پاس بڑا جتھہ نہیں ہوتا (کیونکہ کاروباری لوگوں نے بہت بڑے بڑے جتھے بنائے ہوتے ہیں) تو ان کی رقمیں ماری جاتی ہیں۔

تو احمدیوں کو چاہئے کہ زمانے کے رواج کو چھوڑیں۔ جو خدا کا حکم ہے اس کے مطابق ایسے لین دین کی کارروائی کیا کریں اور اسی میں سب کی بچت ہے۔ پھر بعض دفعہ بعض روزمرہ کی ضروریات کے لئے یا سفر کے دوران ضرورت کے پیش آنے پر کوئی شاپنگ کی اور رقم کم ہوگئی یا خرید و فروخت کی ہے اور رقم کم ہوگئی یا کوئی چیز پسند آئی تو خریدنے کی خواہش پیدا ہوئی اور کسی دوست سے کسی عزیز سے کسی رشتہ دار سے قرض لے لیا، یہاں ایک چیز واضح کردوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تھوڑی سی رقم ادھار لی تھی۔ ان کے نزدیک ادھار اور قرض میں فرق ہے، حالانکہ یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ یہاں بھی بعض اوقات بعض لوگ یا دوست آتے ہیں پھر اپنے دوستوں سے رقمیں بھی لے لیتے ہیں کہ واپس جا کے ادا کر دیں گے یا اگر کسی نے اپنے وہاں کسی عزیز کو رقم دینی ہو تو کہہ دیتے ہیں اتنی رقم مجھے دے دو میں پاکستان جا کے اس کو روپوں میں دے دوں گا۔ یا کسی ملک میں بھی جہاں رہتے ہوں وہاں جا کر تمہارے عزیز رشتہ دار کو وہاں کی مقامی کرنسی میں دے دوں گا۔ اور پھر بعض دفعہ ہوتا یہ ہے کہ واپس پہنچ کے ٹال مٹول سے کام لینے لگ جاتے ہیں کہ ابھی انتظام نہیں ہوا اگلے مہینے یا دو مہینے بعد دے دوں گا۔ تو بعض دفعہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں پھر رنجشیں پیدا کرتی ہیں۔ بہرحال ایسی صورت میں بھی تحریر بنا لینی چاہئے اور دینے والا جس کو رقم دی گئی ہے اس سے تحریر لکھوائے کہ اتنی رقم فلاں کرنسی میں فلاں رشتہ دار کو دینی ہے۔ اس طرح کی کوئی تحریر بن سکتی ہے۔ اس طرح کریں گے تو بہت سارے جھگڑے، رنجشیں ختم ہوجائیں گی بلکہ پیدا ہی نہیں ہوں گی۔ یہاں بھی اکثر تو مہمان چلے گئے ہیں کچھ ٹھہرے بھی ہوئے ہیں۔ جلسے پہ بھی لوگ آتے ہیں۔ جلسے پہ مہمان آئے ہوتے ہیں۔ ان سے میں یہی کہوں گا کہ وہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں یا دوستوں سے سوائے اشد مجبوری کے کسی بھی قسم کی رقم کا مطالبہ نہ کریں۔ قرض یا ادھار سے بچنے کی کوشش کریں جتنا زیادہ پرہیز کریں گے اتنا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔

ادھار کے ضمن میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ شروع میں جب ربوہ آباد ہوا ہے، چند ایک اس وقت ربوہ میں دکانیں ہوتی تھیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بازار سودا لینے کے لئے گئے، ان کے ساتھ خدمتگار تھا۔ تو میاں صاحب نے بازار سے کچھ سودا خریدا۔ جب رقم کی ادائیگی کرنے لگے تو رقم دیکھی تو پوری نہیں تھی۔ خیر جو صاحب ساتھ تھے، جو خدمتگار ساتھ تھے انہوں نے وہ رقم ادا کردی اور سامان کا بیگ اٹھا لیا۔ گھر پہنچے تو انہوں نے وہ بیگ اندر دینا چاہا تو میاں صاحب نے کہا نہیں ٹھہریں، دروازے کے باہر رکیں۔ میں آتا ہوں۔ اندر گئے اور اندر سے جا کے رقم لے کر آئے اور ان کے ہاتھ پر رکھ دی اور پھر سامان کا تھیلا پکڑ لیا اور فرمایا کہ اب مجھے دے دو کیونکہ جب تک میں نے تمہیں پیسے نہیں دیئے تھے، یہ سامان میرا نہیں تھا۔ یہ تمہارا تھا اور اب پیسے میں نے ادا کر دیئے ہیں، اس لئے یہ اب مجھے دے دو۔ تو ایسی مثالیں اگر معاشرے میں قائم ہونے لگ جائیں تو بہت سارے جھگڑے فساد کبھی پیدا ہی نہ ہوں۔ تو یہ چند باتیں تھیں جو میں نے قرض دینے والے اور قرض لینے والے کو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے، اس کے بارے میں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا طریق سکھایا ہے، جس پر عمل کرکے ہم معاشرے میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہونے دیں۔

اب اس ضمن میں چند باتیں اور کرنا چاہتا ہوں کہ قرض دینے والا اپنے مقروض سے کیا سلوک کرے اور جس نے قرض دینا ہے اسے کس طرح اس کی واپسی کی فکر کرنی چاہئے تاکہ باہم محبت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم رہے کسی بھی قسم کے لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی کی نوبت نہ آئے تو پہلے جو قرض خواہ یا قرض دینے والا ہے اس کے بارے میں کچھ کہوں گا کہ اس کو کس حد تک اپنے قرض کے مطالبے میں نرمی کرنی چاہئے، سہولت دینی چاہئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ:281) جب کوئی تنگدست ہو تو اسے آسائش تک مہلت دینی چاہئے اور اگر تم خیرات کر دو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم کچھ علم رکھتے ہو یعنی قرض خواہ کو کہا گیا ہے کہ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ قرض دار بہت تنگدست ہو تو بہتر یہ ہے کہ یا تو اس کو سہولت دو کہ وہ آسان قسطوں پر قرض واپس کر دے یا پھر اگر وہ بہت ہی زیادہ مجبور ہے اور تم اس قابل ہو کہ اس کا قرض معاف کر سکو اور تمہارے حالات ایسے ہیں کہ تمہیں کوئی فرق نہ پڑتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ معاف کر دو اور یاد رکھو کہ تمہیں یہ پتہ ہونا چاہئے اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے بے پناہ فضلوں کو حاصل کرنے والے ہو گے۔ اور اگر تم اپنے مقروض کو تنگ کرو گے سختی کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس کے بہت سارے تم پر احسانات ہیں۔ تمہاری ضروریات پوری کر رہا ہے۔ یہ بھی اگر اس طرح حساب لینا شروع کر دے تو پھر تو تم مشکل اور مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ اس لئے ہمیشہ نرمی کا سلوک کرو۔

ایک حدیث میں آتا ہے "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی سے قرض کی رقم لینی ہو اور وہ اس کو مقررہ میعاد گزرنے کے بعد بھی مہلت دیتا ہے تو ہر وہ دن جو مہلت کا گزرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد4 صفحہ 442مطبوعہ بیروت)

تو یہ اس قرآنی حکم کی مزید تشریح ہو گئی کہ تمہاری یہ مہلت، تمہاری یہ سہولت جو تم نے اپنے مقروض بھائی کے لئے مہیا کی ہے تمہارے ثواب میں اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔ ایک تو قرض کا ثواب کما رہے ہو، دوسرے صدقے کا ثواب کما رہے ہو۔ کیونکہ قرض دینے کا بھی ثواب ہے اور صدقے سے زیادہ کا ثواب ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسراء والی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کی جزا دس گنا ہو گی اور قرض دینے کی جزا اٹھارہ گنا ملے گی۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! قرض صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ (تو جبرائیل نے) جواب دیا کہ سائل اس حال میں سوال کرتا ہے کہ اس کے پاس کچھ ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا صرف ضرورت کے وقت ہی قرض مانگتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب القرض)۔ تو اس میں قرض لینے والوں کے لئے بھی ایک سبق ہے، نصیحت ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے قرض نہ مانگیں ورنہ ان کا شمار بھی صدقہ کھانے والوں میں ہوگا۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی تکلیف دور ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو سہولت دے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2صفحہ23 مطبوعہ بیروت)

تو تنگدست مقروض بھائیوں کی ضرور مدد کرنی چاہے لیکن بعض لوگوں نے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ قرض لینے کو بھی پیشہ بنا لیا ہے۔ کام کچھ نہیں کریں گے، مانگنے کا ذرا بہتر طریقہ یہ اختیار کر لیا کہ قرض دے دو اور اتارنے کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔

حضرت ابوقتادہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مسلمان پر ان کا کچھ قرض تھا تو جب یہ تقاضا کرنے جاتے تو یہ چھپ رہتا تھا، (چھپ جاتا تھا)۔ تو ایک روز گئے تو اس شخص کے لڑکے سے معلوم ہوا کہ گھر میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں (تو اس کو انہوں نے) آواز دے کر کہا کہ باہر نکلو مجھے معلوم ہو گیا ہے (کہ تم اندر ہو) اب چھپنا بے کار ہے اور پھر جب وہ باہر آئے تو چھپنے کی وجہ معلوم کی۔ اس نے کہا بات یہ ہے کہ میں بڑا تنگدست ہوں، میرے پاس کچھ نہیں ہے اس کے ساتھ عیال دار ہوں، (بچے بھی بہت ہیں، خاندان بھی بڑا ہے، تو انہوں نے) پوچھا واقعی تمہارا یہی ہے تو اس نے کہا خدا کی قسم میرا یہی حال ہے تو اس پہ ابوقتادہ آبدیدہ ہو گئے اور انہوں نے اس کو سارا قرض معاف کر دیا۔ (سیرت صحابہ جلد3 صفحہ200)

یہاں جو صورت نظر آ رہی ہے اس میں دوسرے مسلمان کا شرمندگی کا پہلو نظر آ رہا ہے۔ اس خیال سے کہ میں وعدے کے مطابق قرض نہیں اتار سکا کوئی صورت نظر نہیں آ رہی، سامنے جاؤں گا تو باتیں بھی سنوں گا، شرمندگی بھی اٹھانی پڑے گی تو اس وجہ سے وہ چھپے رہتے تھے لیکن صحابہؓ جن کی ٹریننگ آنحضرت ﷺ سے براہ راست ہوئی تھی ان کے دل بھی نرم تھے اور وہ پہچانتے بھی تھے کہ کون صحیح ہے اور کون غلط۔ ان میں کافی فراست ہوتی تھی تو انہوں نے اس کا جائزہ لیا۔ اس سے بات کی اور پھر قرض معاف کر دیا۔ یہ آجکل کے لوگ بعض لوگوں کی طرح نہیں ہیں کہ قرض بھی لے لیتے ہیں اور اس کے بعد ڈھٹائی سے کہہ دیا کہ ابھی حالات نہیں، ابھی واپس نہیں کر سکتے اور واپس کرنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کرنے والے (سخی) آدمی پر رحم فرمائے جب وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور جب وہ قرضے کی واپسی کا تقاضا کرتا ہے۔ (بخاری کتاب البیوع باب السھولۃ والسماحۃ فی الشراء والبیع و من طلب حقا فلیطلبہ فی عفاف)۔ یعنی کاروبار میں بھی ناجائز منافع لوٹ مار نہیں کرتا بلکہ مناسب منافع رکھتا ہے اور جب کسی قرضدار سے قرض واپس نہیں ہوتا اس سے نرمی کا سلوک کرتا ہے کیونکہ ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں سے پھر رحم کا سلوک فرماتا ہے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو جنت میں داخل کیا جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت قرض دیتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی پیدا کرتا تھا۔

(سنن نسائی کتاب البیوع باب حسن المعاملۃ والرفق فی المطالبۃ)

پھر ایک روایت آتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگدست مقروض کو قرضہ کی ادائیگی میں مہلت دی یا معاف کر دیا تو قیامت کے دن جب اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب البیوع ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اگر وہ کسی تنگدست شخص کو دیکھتا تو اپنے ملازموں کو کہتا اس سے صرف نظر کرو۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی صرف نظر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سے صرف نظر فرمایا۔ (بخاری کتاب البیوع باب من انظر موسراً)۔ پس جن کو توفیق ہو ان کو جس حد تک ممکن ہو سہولت مہیا کرنی چاہئے، بجائے لڑائی جھگڑوں اور عدالتوں کے۔

اب میں جو قرض لینے والے ہوتے ہیں ان کو کس قسم کا نمونہ دکھانا چاہئے، ان کے بارے میں کچھ بتاؤں گا کہ قرض کی واپسی کس طرح کرنی چاہئے۔ اور کتنی فکر سے اور کتنی جلدی کرنی چاہئے۔ اس سلسلے میں تو سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کا اپنا نمونہ ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے (قرض کی واپسی کا) تقاضا کیا اور شدت سے کام لیا، سختی سے بات کی تو صحابہؓ نے اس کو مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو صاحب حق ہے۔ (یعنی جس نے قرض لینا ہو) اس کو کہنے کا حق ہے پھر فرمایا اس کے اونٹ کی مانند اس کو اونٹ دے دو تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے (ویسا نہیں بلکہ اس سے بہتر ہیں) تو آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، تم میں سے بہتر وہ ہے جو (قرض کی) ادائیگی میں بہترین انداز اپناتا ہے۔ (بخاری کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی قضاء الدیون)۔ تو قرض لینے والے بھی یاد رکھیں کہ جب قرض لیں تو اس نیت سے لیں کہ ایک تو جلد واپس کرنا ہے اور جب واپس کرنا ہے تو احسن طریق پر کوشش کر کے، اگر بڑھا کے واپس کرنا ہے تو یہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔ اور یہ بڑھا کر واپس دینا سود نہیں ہے بلکہ یہ احسان ہے۔ وہ شکریہ کے

جذبات ہیں کہ ضرورت کے وقت کوئی شخص آپ کے کام آیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "**شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ سود میں داخل نہیں ہے، وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملے وہ سود میں داخل نہیں ہے**"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 166-167 ۔جدید ایڈیشن)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دولت مند کا (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اگر تم میں سے کسی کو ٹال مٹول کرنے والے کا پیچھا کرنے کو کہا جائے تو چاہئے کہ وہ (اس ٹال مٹول کرنے والے کا) پیچھا کرے۔(بخاری کتاب الحوالة باب الحوالة وهل يرجع في الحوالة)۔

یعنی اس کو مجبور کر کے اس کو قرض واپس دلوائے۔ تو بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ قرض لے لیا اور واپس نہیں کرتے۔ بینکوں سے لے لیتے ہیں اور نیت یہی ہوتی ہے کہ بہت ہی کوئی پیچھے پڑے گا تو واپس کریں گے ورنہ نہیں کریں گے۔ پاکستان وغیرہ اور ایسے ملکوں میں بڑے بڑے لوگ یہی کرتے ہیں قرض لے لیتے ہیں اور پھر سالوں ان کے پیچھے بینک پھرتے رہتے ہیں پھر جب کبھی زور چلا تو مل ملا کے معاف کروا لیا۔ اگر ایسے لوگوں کو کوئی کہے کہ صدقہ لے لو تو بڑا برا منائیں گے کہ ہمیں کہہ رہے ہو، اتنے امیر آدمی کو صدقہ لے لو، لیکن قرض جو اس طرح مارنے والے ہیں وہ صدقہ کھانے والے ہی ہیں یا قرض لینا بھی ایک قسم کا صدقہ ہی ہے، اس کو ہضم کر جاتے ہیں اور کوئی فکر نہیں ہوتی، بہرحال جماعت میں بھی بعض اوقات بعض واقعات ایسے ہو جاتے ہیں اور پھر نظام جماعت ان کو حق دلوانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ سارے احتیاط سے کام لیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قرض ادا کر سکنے والے کا ٹال مٹول کرنا (یعنی جس کو توفیق ہو کہ قرض ادا کر سکے اس کا پھر ٹال مٹول کرنا) اس کی آبرو اور اس کی سزا کو حلال کر دیتا ہے۔(ابوداؤد)۔ تو ایسے لوگوں کے خلاف جماعت کے اندر جب نظام جماعت حرکت میں آتا ہے تو کہتے ہیں کہ دیکھو یہ ہماری خاندانی عزت سے کھیلا گیا۔ فلاں عہدیدار نے ہماری بے عزتی کی یا قضا نے ہمیں غلط سزا دی۔ تو ایسے لوگ جو صاحب استطاعت ہوں، استطاعت رکھتے ہوں اور پھر تعاون نہ کریں تو اس حدیث کی رو سے ان سے ایسا سلوک جائز ہے۔ اگر ان کی بے عزتی بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جب نظام جماعت ایسا سلوک کرتا ہے تو ان کو پھر شور مچانے کا بھی کوئی حق نہیں ان کو پہلے ہوش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال (قرض پر) لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرا دے گا۔ اور جو شخص مال کھا جانے اور تلف کر جانے کی نیت سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔(بخاری کتاب الاستقراض واداء الديوان ۔باب من اخذ اموال الناس يريد اداء ها واتلافها)۔ تو نیت نیک ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے اور اگر بری نیت ہوگی تو اس میں برکت بھی نہیں ہوگی۔ پس نیتوں کو صاف رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بعض لوگ صرف قرض اس لئے لے لیتے ہیں کہ چلو سہولت میسر آ گئی ہے، کہیں سے لے لو واپس تو کرنا نہیں تو ایسے لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتے بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ٹھہرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ تو مقروض کے بارے میں اس قدر احتیاط کرتے تھے کہ آپؐ جنازہ بھی نہیں پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت سلمٰی بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور نماز جنازہ پڑھنے کی درخواست کی گئی آپؐ نے پوچھا اس کے ذمہ قرض ادا کرنا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں (پھر) پوچھا کیا اس نے کچھ ترکہ چھوڑا ہے؟ جواب دیا گیا کہ نہیں۔ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا، صحابہؓ نے درخواست کی یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپؐ نے پوچھا کیا اس کے ذمے قرض ادا کرنا ہے؟ عرض کیا گیا ہاں! (پھر) پوچھا کیا کوئی چیز اس نے ترکے میں چھوڑی ہے؟ عرض کیا تین دینار، آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا صحابہ نے عرض کیا حضور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں آپؐ نے فرمایا کیا اس نے کوئی چیز (ترکہ میں) چھوڑی ہے۔ صحابہ نے کہا نہیں، پھر دریافت کیا کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے، صحابہ نے عرض کیا تین دینار ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ (یعنی آپؐ نے نہیں پڑھائی اور کہا کہ دوسرے پڑھ لیں)۔ تو ابو قتادہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ اس کا قرض میرے ذمہ ہے اس پر آنحضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(بخاری کتاب الحوالة باب ان احال دين الميت على رجل جاز)

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (یہ آپؐ دعا کر رہے تھے) ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا قرض کا معاملہ کفر کے برابر کیا جائے گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔(مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین)۔ بہت بڑا انذار ہے۔ ایک طرف تو ہم ایمان لانے کا دعویٰ کریں مومنوں میں شمار ہونے کی خواہش کریں دوسری طرف بلاوجہ قرضوں میں پھنس کر دین سے دور ہٹ رہے ہوں۔ قرض ادا کرنے کے معاملے میں لیت و لعل سے کام لینے والے ہوں اور کفر کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ **نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں کسی کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارے میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔**

(بخاری کتاب الاستقراض واداء الديوان باب من استعاذ من الدين)

اس سے پہلی حدیث کی بھی مزید وضاحت ہو گئی تو پھر جھوٹ اور وعدہ خلافی جب بڑھنے شروع ہوتے ہیں یہ کفر کی طرف لے جاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: "عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کیلئے عدل کا حکم ہے اس لئے نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بے باک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں، عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے سے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔

(فرمایا) مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی

خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے"۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 607 جدید ایڈیشن)

آپ کا اپنا نمونہ کیا تھا۔ ایک پیش کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے پانچ سو روپے قرض لیا تو اس کے بعد آپ نے ان کو خط لکھا اس میں لکھا کہ باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ کیونکہ اس عاجز نے پانچ سو روپے آں محبّ کا قرض دینا ہے، مجھے یاد نہیں کہ میعاد میں سے کیا باقی رہ گیا ہے اور قرضے کا ایک نازک اور خطرناک معاملہ ہوتا ہے۔ میرا حافظہ اچھا نہیں۔ یاد پڑتا ہے کہ پانچ برس میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور کتنے برس گزر گئے ہوں گے۔ عمر کا کچھ اعتبار نہیں۔ آپ براہ مہربانی اطلاع بخشیں کہ کس قدر میعاد باقی رہ گئی ہے تا حتی الوسع اس کا فکر رکھ کر بتوفیق باری تعالیٰ میعاد کے اندر اندر ادا ہو سکے اور اگر ایک دفعہ نہ ہو سکے تو کئی دفعہ کر کے میعاد کے اندر بھیج دوں (یعنی قسطیں مقرر کر دوں)۔ امید ہے کہ جلد اس سے مطلع فرمائیں گے تا میں اس فکر میں لگ جاؤں کیونکہ قرضہ بھی دنیا کی بلاؤں میں سے ایک سخت بلا ہے۔ اور راحت اسی میں ہے کہ اس سے سبکدوش ہو جائے۔

(حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ۔ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے، صفحہ 762 تا 764)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ہر کام میں وہ اعلیٰ نمونے قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جن کی ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ قرضوں کی لین دین کی شرائط ان احکامات کے مطابق کرنے والے ہوں اور قرضوں کی واپسی کا تقاضا بھی ہم تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے کرنے والے ہوں۔ اور قرضوں کے حصول کی کوشش بھی صرف اس وقت ہو جب اشد مجبوری ہو۔ اور پھر ان قرضوں کی ادائیگی کی بھی فکر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے ان قرضوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے جھکنے والے ہوں۔ معاشرے کے بہت سے فساد اسی لین دین کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان سے بچائے۔ اور جماعت احمدیہ کے معاشرے کو ان بکھیڑوں سے پاک رکھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں گے اور کوشش بھی یہ ہوگی کہ قرضے ادا کرنے ہیں اور ان کی فکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی سامان بھی اپنے فضل سے پیدا فرما دیا کرتا ہے۔

ایک نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی روایت میں ملتا ہے "کسی شخص نے آپ سے کہا کہ 25 ہزار روپے کا مقروض ہو گیا ہوں تو آپ نے فرمایا اس کے تین علاج ہیں (بہت زیادہ) (۱) استغفار کرو، (۲) فضول خرچی چھوڑ دو۔ (سارے اپنا اپنا جائزہ لیں تو یہی باتیں سامنے آتی ہیں) اور (۳) ایک پیسہ بھی ملے تو قرض خواہ کو دے دو۔

(حیات نور۔ مرتبہ مولانا عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مل)

یعنی یہ نہیں کہ پوری رقم ملے گی کہیں سے تو قرض ادا ہوگا بلکہ جتنی کم سے کم بھی رقم ملتی ہے کوشش یہ کرو کہ قرض ادا کرنا ہے اور اس کی ادائیگی کرتے چلے جاؤ۔ تو جو بھی مقروض ہیں وہ یہ نسخہ بھی آزمائیں۔ بہت سوں نے اس کو آزمایا ہے، کئی روایتیں ہیں، بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو قرضے کی مشکلات سے نکالے اور اپنی رضا کی راہوں پر ہمیں چلائے۔ (آمین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37633 میں ثریا بیگم زوجہ محمد اسحاق صاحب قوم چدھڑ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/16 دارالیمن وسطی ربوہ حلقہ سلام ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/54000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/2000 روپے۔ کل میزان -/71000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثریا بیگم 7/16 دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسحاق خاوند موصیہ 7/16 دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ گواہ شد نمبر 2 آصف اقبال 7/16 دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ

مسل نمبر 37839 میں بشریٰ طاہر زوجہ چوہدری طاہر احمد صاحب قوم کھنگ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوئیوال ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 5/1 ایکڑ واقع .... مالیتی -/240000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 5/1 ایکڑ واقع بھوئیوال مالیتی -/300000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے آٹھ تولے مالیتی -/51000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد آمد کی پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ طاہر ساکن بھوئیوال P/O شرق پور تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری طاہر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز وصیت نمبر 30846

مسل نمبر 37840 میں عظمیٰ مظفر بنت مظفر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی چین آدھا تولہ مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عظمیٰ مظفر محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 کامران محمود برادر موصیہ وصیت نمبر 30957 گواہ شد نمبر 2 باسط احمد ڈار ولد محمد شفیع ڈار مکان نمبر 83 گلی نمبر 2 محلہ اسلام پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 37841 میں مریم صدیقہ بنت مظفر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی چین وزنی آدھا تولہ مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم صدیقہ فاروق آباد محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 کامران محمود برادر موصیہ وصیت نمبر 30957 گواہ شد نمبر 2 باسط احمد ڈار ولد محمد شفیع ڈار محلہ اسلام پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 37842 میں شمیم اختر زوجہ محمود احمد عارف قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام آباد نئی آبادی ضلع

سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1000 روپے۔ 2۔ زیورات ......وزنی .... مالیتی -/93000 روپے۔3۔ نقد کیش -/100000 روپے۔اور والد کی طرف سے مکان ملا ہے۔ -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت خوردونوش مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شمیم اختر محلہ اسلام آباد نئی آبادی نزد پرانی حویلی سیالکوٹ شہر گواہ شد نمبر 1 محمود احمد عارف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد امجد شاد ولد محمد محمد اشرف شاد ماڈل ٹاؤن اگوکی ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37843 میں وحیدہ شاہین بنت محمد اقبال بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملاح ملوٹ ضلع اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ جوڑی بالیاں وزنی 21.460 ماشہ مالیتی -/1050 روپے۔ 2۔جمع شدہ رقم -/1196 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1650 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ وحیدہ شاہین موضع ملاح ملوٹ ضلع اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 دانشمند ولد بشیر احمد کلیم ساکن موضع ملاح ملوٹ اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد کلیم ساکن موضع ملاح ملوٹ اسلام آباد

مسل نمبر 37844 میں توصیف احمد ولد حمید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی P/O خاص ضلع خیر پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 9/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد توصیف احمد ساکن کرونڈی ضلع خیر پور گواہ شد نمبر 1 قمر الزمان ابڑو مربی سلسلہ وصیت نمبر 30035 گواہ شد نمبر 2 حمید احمد والد موصی

مسل نمبر 37845 میں محمد احمد ولد بشیر احمد صاحب ہلال قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1350 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ احمدیہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد احمد 18/10 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 افضل احمد وصیت نمبر 27861 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمن باجوہ وصیت نمبر 32440

مسل نمبر 37846 میں خرم احمد قمر ولد مبشر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میر پور خاص حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-6-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1350 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از وقف جدید مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خرم احمد قمر اقامتہ الظفر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد جاوید ولد محمد لطیف مرحوم 11/4 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد شاد ولد عبدالعزیز طیب صاحب مکان نمبر 21 نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 37847 میں محمد شریف ولد محمد دین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت و پنشنر عمر 64 سال بیعت 1956ء ساکن محلہ دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔-/60000 روپے قومی بچت ربوہ میں جمع شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2195+3380 روپے ماہوار بصورت ملازمت+پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد شریف محلہ دارالشکر ساہیوال روڈ ربوہ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد طاہر ہاشمی ولد سید مختار احمد ہاشمی کوارٹر نمبر 14 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار خان ولد حافظ عبدالکریم خان کوارٹر نمبر 92 تحریک جدید دارالنصر غربی ربوہ

کراچی اور لاہور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔بازار کاٹھیاں والا۔سیالکوٹ

میر راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون دوکان: 04931-53181 رہائش: 54991
سنٹر سکیکن روڈ وی مال۔لاہور فون دوکان: 7320977-7237679 موبائل: 0300-9488027 رہائش: 042-5161681

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

New BALENO
New look, better comfor

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

جنود ڈینٹل لیبارٹری بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

جرمنی وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز و پوٹینسی سے تیار کردہ زود اثر مرکبات پر مشتمل چند آزمودہ علاج

موٹاپا۔ وزن کم کرنے کیلئے

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 413/GH	20ML	100/-
GHP 312/GH	20ML	25/-

(دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)
دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 406/GH	20ML	100/-
GHP 344/GH	20ML	25/-

(دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)
دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 421/GH	20ML	100/-
GHP 321/GH	20ML	25/-

(دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)
دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 444/GH	20ML	100/-
KACASSIA-Q	20ML	100/-
GHP 39/GH	20ML	25/-
GHP 18/A.M.C	30 کیپسولز	100/-

(دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/2000 روپے)

بے اولاد مستورات کیلئے

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 477/GH	20ML	100/-
KACASSIA-Q	20ML	100/-
GHP 40/GH	20ML	25/-
GHP 18/A.M.C	30 کیپسولز	100/-

(دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/2000 روپے)

اسکے علاوہ 120۔ادویات ومرکبات کے خوبصورت بریف کیس آسان علاج بیگ، مدر ٹنکچرز، مرکبات، جرمن و پاکستانی سیل بند پوٹینسی، کتابیں، گولیاں، ڈراپرز و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ

نوٹ۔جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

عزیز ہومیو پیتھک ... فون 212399

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مقصود احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی تحریر کرتے ہیں کہ میرے سسر محترم محمد داؤد صاحب ابن مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل مورخہ 12 جولائی 2004ء کو مانچسٹر انگلینڈ میں بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 15 جولائی 2004ء کو احمدیہ بیت الامن مانچسٹر میں بعد نماز ظہر مکرم غلام احمد خادم صاحب مربی سلسلہ مانچسٹر نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نہایت سادہ منکسر المزاج اور درویش صفت انسان تھے۔ آپ محترم میاں محمد اکبر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم محمد ادریس صاحب اور مکرم محمد انیس صاحب مقیم انگلستان جبکہ پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل کی طرف سے مکرم ملک مبشر احمد یاور صاحب ربوہ کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میر عبدالرحیم صاحب کو جرمنی میں 29 ستمبر 2004ء کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوراً ہی طبی امداد مل گئی۔ اور اسی روز ان کی اینجیو پلاسٹی کر دی گئی اور اب حالت خطرے سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ چند ماہ قبل ہمارے والد مکرم میر عبدالرحیم صاحب کی بھی جرمنی میں اینجیو پلاسٹی ہو چکی ہے تاہم ابھی تک کمزوری باقی ہے۔ ان کی شفائے کاملہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

AL-FFAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
فون: 0300-8437992

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا ❖ میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
فون 7223228-7357309

Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in Europe, Canada, Australia.
Free Study in Germany/Sweden/Denmark.
Education Concern®
829-C Faisal Town Lahore (Near Akbar Chock)
Call: Farrukh Luqman. Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email: edu_concern@cyber.net.Pk, URL: www.educoncern.tk

خوشخبری
کوئی بھی پرانی واشنگ مشین دیں اور نئی واشنگ مشین قیمت کے فرق کے ساتھ حاصل کریں۔ نیز واشنگ مشین کی مرمت گارنٹی کے ساتھ کی جاتی ہے۔
الفضل ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ
فون دکان 213729 گھر: 215148

نئی پرانی کاروں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622، 5170255

پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
04524 214510 04942-423173

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

محبت سب سے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
فائن آرٹ جیولرز بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316

C.P.L 29

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائر کنڈیشنر
سلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
Email:pak@hotmail.com